Sahara, Hyderabad 25-6-2020

عزم، حوصلہ، جدوجہد اور ہدف کی تکمیل کی قابل تقلید مثال

محترمہ فاطمہ مرتضیٰ، محبوب نگر کی دختر کا ٹیچر سے وائس چانسلر اردو یونیورسٹی کے منصب پر پہنچنے تک کا سفر

محمد عبدالاحد صدیقی رسہارا نیوز بیورو محبوب نگر

محبوب نگر ضلع اپنی پسماندگی کے باوجود ادیبوں، شعراء وماہرین تعلیم کا گہوارہ مانا جاتا ہے اسکی زندہ مثال سرزمین محبوب نگر کی دختر ہے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی وائس چانسلر جیسے منصب پر پہنچنے کا کٹھن سفر طئے کیا ہے۔ محبوب نگر شہر کے معروف ٹیچر ملٹی پرپس اسکول سے وابستہ جناب محمد مرتضیٰ کی بڑی صاحبزادی محترمہ فاطمہ مرتضیٰ جو محبوب نگر کے گورنمنٹ ہائی اسکول نیو ٹاؤن سے تعلیم کا آغاز کرتے ہوئے محبوب نگر کے ایم وی ایس گورنمنٹ ڈگری کالج سے بی ایس سی کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن محبوب نگر سے بی۔ایڈ کیا۔ پھر کرناٹک یونیورسٹی دھارواڑ سے ایم ایس سی باٹنی کی تکمیل کی اور اسی یونیورسٹی سے ایم ایڈ مکمل کیا اور پھر عثمانیہ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ خصوصی انٹرویو کے اقتباسات۔ پہلی بات تو یہ کہ محبوب نگر کیلئے یہ ایک بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایک تعلیم یافتہ گھرانے کی بیٹی آج قومی یونیورسٹی میں وائس چانسلر کے عہدے پر فائز ہے۔ نمائندے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن محبوب نگر میں بحیثیت اڈہاک لکچرر تقرر رہا اور ساتھ ہی ساتھ جن گورنمنٹ ہائی اسکول میں باٹنی کے اساتذہ نہ ہونے پر مختلف اسکولز میں بھی تدریس کا سفر جاری رہا، 2 سال تک یہ ملازمت کی اس کے بعد کرناٹک کے نہرو آرٹ اینڈ سائنس کامرس کالج میں تین سال بطور باٹنی لکچرر خدمات انجام دینے کے بعد پھر محبوب نگر میں ایک سال المدینہ کالج آف ایجوکیشن میں خدمات انجام دیئے۔ پھر حیدرآباد کے غلام احمد کالج آف ایجوکیشن بنجارہ ہلز میں 2 سال خدمات انجام دینے کے بعد 18 سال تک انوار العلوم کالج آف ایجوکیشن میں خدمات انجام دی۔ جبکہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ سال 2006 میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں یہ پہلی خاتون پروفیسر ہے جن کا راست پروفیسر کی حیثیت سے تقرر کیا گیا۔ شعبہ ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ میں بحیثیت پروفیسر یہ تقرر عمل میں آیا۔ جبکہ محترمہ فاطمہ مرتضیٰ نے شعبہ ایجوکیشن میں پرنسپل ڈین، ہیڈ آف ڈپارٹمنٹ کے علاوہ یونیورسٹی فینانس کمیٹی، اگزیکیٹیو کونسل، اکیڈیمک کونسل، یونیورسٹی بلڈنگ کمیٹی جیسے مختلف کمیٹیوں کی رکن بھی رہی ہیں۔ تفصیلی بات چیت کے دوران انہوں نے کہا کہ بطور ڈین وہ کلکتہ کمیٹیز کی رکن بھی رہی ہیں جبکہ بطور ڈین انہوں نے کلکتہ، پٹنہ، بھوپال، کشمیر، نئی دہلی، اورنگ آباد ان سنٹرز میں عارضی طور پر اسسٹنٹ پروفیسر فرائض انجام دیئے۔

کوویڈ - 19 کو لے کر یونیورسٹی کے داخلوں پر اثر پڑنے کو لے کر سوال کا جواب دیتے ہوئے وائس چانسلر نے کہا کہ کوویڈ اور لاک ڈاؤن سے داخلے کچھ حد تک متاثر ہوئے ہیں اور اسی کو دیکھ کر یونیورسٹی لگاتار درخواست گزاری کیلئے تاریخوں میں توسیع کر رہی ہے۔ داخلوں کی درخواست گزاری کیلئے 10 رجولائی تک توسیع کی گئی ہے اور مزید یونیورسٹی کیلئے جو بھی دیگر کام کاج کیلئے اجلاس ہو رہے ہیں جس میں پوری طرح سے سماجی فاصلہ برقرار رکھا جارہا ہے۔ جبکہ یو جی سی نے یونیورسٹی کے تعطیلات کو 28 رجولائی تک توسیع دے دی ہے اور دیگر یونیورسٹیوں کیساتھ مولانا آزاد یونیورسٹی میں بھی آن لائن کلاسس کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ انہوں نے آن لائن کلاسس میں کچھ خامیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ چند ایک مقامات پر صحیح طریقہ سے درکار سہولتوں کی فراہمی نہ ہونے سے بھی ان کلاسس میں مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ بحیثیت ماہر تعلیمات، آن لائن کلاسس کے خوبیوں اور خامیوں پر سوال کرنے پر انہوں نے بتایا کہ زمانہ کافی ترقی کر رہا ہے ہر ایک چیز ڈیجیٹلائزیشن ہو رہی ہے۔ ایسے میں آن لائن کلاسس بھی ایک ایسے مہلک وباء کے وقت وقتیہ طور پر کارگرد ہیں۔ لیکن اس میں تعلیم حاصل کرنے میں وہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا جو کلاس روم میں حاصل ہوتا ہے۔ کلاس روم کی تعلیم مؤثر تعلیم ہوتی ہے۔ ٹکنالوجی چاہے جتنی بھی ترقی کرلے لیکن ٹیچر کا نعم البدل نہیں ہوسکتا۔ اسلئے کہ ٹیچر اور طالب علم کا روبرو ہونا رہنا تدریسی مرحلہ میں اہم ہوتا ہے۔ آن لائن سے صرف مدد مل سکتی ہے مگر وہ تعلیمی مواد حاصل نہیں ہوتا ہے جسے کلاس روم میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ کلاس رومس میں ٹیچر کا بچوں پر کنٹرول ہوتا ہے جبکہ آن لائن پر بچہ آزاد ہوتا ہے اور یہ ایک محدود وقت تک ہی رہتا ہے اور آن لائن تعلیم سے بچوں کے اکتسابی عمل پر اثر پڑتا ہے۔